

## پیش گفتار

علم و ادب کا مقصد انسانیت کو مہذب اور مدون بنانا ہے اور یہی مقصود ہمیں صوفیا کے ہاں دکھائی دیتا ہے جہوں نے اپنی حیات کے تمام لمحات رضائے الہی اور مخلوق خدا کی تعلیم و تربیت اور انہیں معاشرے کا تہذیب یافتہ کار آمد فرد بنانے پر صرف کئے۔ موضوع کا انتخاب ایک کٹھن مرحلہ تھا جس میں محترم استاد ڈاکٹر سفیر صاحب اور ڈاکٹر خضرنو شاہی صاحب کی راہنمائی کام آئی۔ میرے مقالے کا موضوع ”خانوادہ کرم کی ادبی خدمات“ تجویز ہوا اور آج میں اس بات پر فخر کر رہا ہوں کہ میرا موضوع تحقیق اور اس میں شامل شخصیات جو کہ گروہ، صوفیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ حقیقاً اس بات کے حق دار تھے کہ ان کے علمی، ادبی اور تحقیقی کام کو منظر عام پر لایا جاتا۔

مقالات کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے باب اول میں ”خانوادہ کرم کے احوال و آثار“ پیش کئے گئے ہیں۔ جس میں اس خانوادہ کے نمائندہ افراد کی پیدائش، تعلیم و تربیت اور عملی زندگی کے حالات و واقعات قلمبند کئے گئے ہیں۔

باب دوم میں اردو ادب میں صوفیاء کی خدمات کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا گئے۔ علاوہ تصوف اور صوفی کے بارے اکابرین کی رائے کو بھی بطور حوالہ لایا گیا ہے۔

باب سوم میں خانوادہ کرم کی شعری خدمات کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس باب میں باñی خانوادہ پیر محمد کرم حسین قادری، سجادہ شین ثانی پیر محمد مظہر حسین اور پیر محمد طاہر حسین قادری کی شعری خدمات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

باب چہارم خانوادہ کرم کی نشری خدمات پر مشتمل ہے۔ یہ باب اس خاندان کی نشری خدمات کا حوالیاتی جائزہ ہے۔ جس میں پیر محمد کرم حسین قادری، پیر محمد مظہر حسین قادری، پیر محمد اختر حسین قادری اور پیر محمد طاہر حسین قادری کی نشری خدمات کو احاطہ تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

## خانوادہ کرم کی ادبی خدمات

باب پنجم میں محاکمہ پیش کیا گیا گیا ہے۔ خانوادہ کرم کی ادبی خدمات اردو ادب اور بالخصوص صوفیانہ ادب میں ایک معتبر حوالہ قرار پائے۔ مقالہ کے آخر میں کتابیات شامل ہیں۔

الحمد للہ سب سے پہلے میں ذاتِ خدا وند کاشکر گزار ہوں کہ جس نے اس کار دشوار کو پایہ ء تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشی اور درود لا محدود محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ پر جن کی ذات سے تمام علوم کے چشمے پھوئے ہیں۔ بعد اس کے ممنون احسان ہوں پیر محمد طاہر حسین قادری کا جنہوں نے کتب کی فراہمی کی ہر مشکل کو دور فرمایا اور اپنے ذاتی کتب خانہ کو میرے حوالے کئے رکھا۔

میں ڈاکٹر سفیر حیدر نقوی صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ جن کی جاذب ارجمندی میرے لئے مطالعہ اور تحقیق کی راہ پر چلنے کیلئے مہیز ثابت ہوئی جن کی حوصلہ افزائی نے اس سفر کو طے کرنے میں بہت بندھائے رکھی۔ خصوصاً ڈاکٹر سعادت سعید صاحب کا احسان مند ہوں جنہوں نے بحیثیت گمراں مقالہ مجھے لکھنے کے فن سے آشنا کیا اور قدم قدم راہنمائی فرمائی۔ میں بے حد ممنون ہوں پروفیسر غلام شبیر اسد صاحب کا جن کی محبت و راہنمائی نے اس کٹھن سفر کو آسان بنا دیا علاوہ ازیں میری والدہ اور میری رفیقة، حیات بھی میرے شکریہ کی سختی ہیں جنہوں نے میری ضروریات اور یکسوئی کا خیال رکھا۔ ابھی نے کپوزنگ میں بھی معاونت کی۔ میں شکر گزار ہوں محترم نورالا میں صاحب اور محسن رضا قادری کا بھی کہ جنہوں نے کپوزنگ اور پروف ریڈنگ میں تعاون فرمایا۔ تمام دوست احباب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن کی قیمتی آراء میری رفیق سفر ہیں۔ میری اس ادنیٰ سی تحقیقی کاوش میں موجود تمام غلطیاں اور فروگذاشتیں میری اپنی ہیں اور جو خوبیاں اور اچھائیاں ہیں وہ میرے محترم اساتذہ کی ہیں جن کی راہنمائی سے میں آج اس مقام تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سلامت رکھے۔ (آمين)

شکریہ

ذعاؤں کا طالب

ساجد امتیاز

جی سی یونیورسٹی، لاہور